السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل روایت کی تحقیق درکار ہے:

(جب رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا گیا تو پانی آپ کی آنکھوں کے گڑھوں پر بلند ہوگیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اسے پی لیا تو انہیں اولین اور آخرین کا علم دے دیا گیا۔) کلیم حسین شاہ راولپنڈی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت بے سند و بے اصل ہے۔ اسے عبدالحق دہلوی نے اپنی کتاب "مدارج النبوۃ" "میں" روایت کیا گیا ہے کہ "الفاظ سے بے سند و بے حوالہ لکھا ہے۔ (جلد دوم ص 596 اردو مترجم، مطبوعہ مکتبۃ اسلامیہ 140 اردو بازار لاہور)

مشہور صوفی احمد بن محمد القسطلانی (متوفی 923ھ) لکھتے ہیں

"وذکر ابن الجوزي انه روي عن جعفر بن محمد قال: کان الماء یستنقع فی جفون النبی صلی اللہ علہ وسلم فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان علی یحسرہ واما ما روي ان علیا لما غسلہ صلی اللہ علیہ وسلم امتص ماء محاجر عینیہ فشربہ وانہ قد ورث بذلک علم الاولین والاخرین' فقال النووي: لیس بصحیح"

ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ جعفر بن محمد سے روایت کی گئی ہے کہ نبی ﷺ کی پلکوں پر پانی جمع ہوجاتا تھا تو علی رضی اللہ عنہ اسے پی لیتے تھے۔ اور یہ جو روایت کی گئی ہے کہ جب علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو غسل دیا تو آپ کی پلکوں کا پانی چوس کر پی لیا۔ اس وجہ سے انھیں اولین وآخرین کا علم دیا گیا پس نووی نے کہا: یہ صحیح نہیں ہے۔ (المواھب الدنیۃ بالمنح المحمدیۃ ج3 ص396)

یہ دونوں روایتیں بالکل بے اصل اور من گھڑت ہیں۔ جعفر بن محمد الصادقؒ کی طرف منسوب روایت کہیں بھی باسند نہیں ملی۔ جو لوگ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے سے نہیں شرماتے وہ جعفر صادق پر جھوٹ بولنے سے نہیں شرماتے وہ جعفر صادق پر جھوٹ بولنے سے کس طرح شرما سکتے ہیں۔ ابن جوزی کی اصل کتاب دیکھنی چاہیے تاکہ یہ معلوم ہو کہ اگر ابن جوزی نے یہ بے سند روایت بیان کی ہے تو اس پر کیا جرح کی ہے؟

خلاصۃ التحقیق: خط کی مسئولہ روایت موضوع، بے اصل و بے سند ہے۔

(وما علینا الا البلاغ) (الحدیث: ۲۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب الجنائز۔صفحہ520

محدث فتویٰ